Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل قادیان
روزنامہ
خطبہ نمبر ۱۶
الفضل بنایا یونیسر کشا اسکوں سکے سب علیحدہ رنگ بنانا اللہ تیلی
یوم دوشنبہ
جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ وفا ہش ۱۳۲۴ | ۱۹ شعبان سنہ ۱۳۶۴ھ | ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل سے معہ اہل و عیال و خدام کھجیار جو ڈلہوزی سے چند میل کے فاصلہ پر ریاست چنبہ میں ایک صحت افزاء مقام ہے۔ چند دن کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

قادیان ۲۹ ماہ وفا آج بعد نماز عصر پونے سات بجے شام مسجد نور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نائب صدر منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد چوہدری غلام یٰسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب مہتمم وقار عمل۔ مرزا منور احمد صاحب مہتمم مال۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر اور صاحب صدر نے مختلف تربیتی و اصلاحی امور کے متعلق تقاریر کیں۔ عہد نامہ اور دعا کے بعد جلسہ قریباً ۸½ بجے شام ختم ہوا۔ ——— افسوس امۃ الحفیظ صاحبہ جو جناب مولوی عبید اللہ صاحب شہید مبلغ ماریشس کی بیٹی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ اور دہلی میں زیر علاج ۔ دہلی

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

ہندوستانی لیڈر اپنی ہمسایہ قوم کو ایک انچ دینے کیلئے تیار نہیں

خواہ سارا ملک غیر کے پاس چلا جائے

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

گذشتہ دنوں

ہندوستان کے سیاسی لیڈر شملہ میں

جمع ہوئے اور پھر اپنی ناکامی کا اقرار کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ جہاں تک اختلاف کا سوال ہے۔ وہاں تک تو خیر ایک انسان معذور بھی خیال کیا جا سکتا ہے۔ اور سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بعض اصول کی پنچ رکھنے کی وجہ سے اپنے مدمقابل سے صلح نہیں کر سکے گو خالی ان لوگوں کا

بغیر کسی کامیابی کے پراگندہ ہو جانا

بھی ایک تشویشناک امر تھا۔ اور ہندوستان کی بدقسمتی پر دلالت کرتا تھا کہ اُس کے چوٹی کے لیڈر ایسے وقت میں جبکہ آزادی دروازے پر کھڑی تھی چھوٹے چھوٹے اختلافات کی وجہ سے آپس میں اتحاد نہ کر سکے اور

ہندوستان بدستور غلامی کے گڑھے میں

گر رہا لیکن اس صلح کانفرنس کے بعد جس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ وہ اس

ناکامی سے بھی زیادہ تکلیف دہ

ہے۔ اِس اس رنگ میں ایک دوسرے کے خلاف پھبتیاں اڑائی گئی ہیں۔ خصوصاً

ہندو پریس

نے مسٹر جناح اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف ایسی باتیں کہی ہیں۔ کہ جن کے ہوتے ہوئے آپس میں صلح اور محبت کے ساتھ مل بیٹھنا ایک ناممکن خیال معلوم ہوتا ہے۔

بعض مسلمان اخبارات

نے بھی اسی حربہ سے کام لیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو پس پشت ڈال کر اپنے لئے ندامت اور شرمندگی کا سامان مہیا کیا ہے۔ مثلاً ایک اخبار گاندھی جی کا وہ لفظ جو اُن کے نام کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی "مہاتما" اُس کو بدل کر

"مہا طمع"

لکھتا ہے۔ یعنی بڑی طمع اور بڑی حرص۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان ہتھیاروں کے استعمال کے بعد آپس میں کسی سمجھوتہ پر پہنچ جانے کی امید کس طرح کی جا سکتی ہے۔ ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلوں میں اختلاف کو جاری رکھنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ ورنہ چاہئے تو یہ تھا کہ اس ناکامی کے بعد افسوس اور ندامت کی ایک ایسی رَو چل جاتی کہ ہر شخص یہ محسوس کرتا کہ ہندوستان آزادی لینے کے لئے بے تاب نظر آتا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ اصل معاملہ کے متعلق کسی قسم کا افسوس دل میں پیدا ہوتا۔ بجائے اس کے کہ اصل معاملہ کے متعلق کسی قسم کی تکلیف دل میں پیدا ہوتی۔ بجائے اس کے کہ یہ احساس پیدا ہوتا کہ ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ اور اہم مقاصد کو اپنے سامنے رکھنے کی بجائے ہم چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ کر رہ گئے۔ وہ ایک دوسرے پر گند اچھالنے لگ گئے ہیں۔ اور اس طرح آئندہ کے لئے بھی اس راستہ کو مسدود کر رہے ہیں۔

ملک کی یہ اخلاقی حالت

جو ہندوؤں اور مسلمانوں نے دکھائی ہے نہایت افسوسناک ہے۔ مگر ایسے وقت میں ہم سوائے اس کے کیا کر سکتے ہیں۔ کہ

اللہ تعالےٰ سے دعا

کریں کہ وہ ہمارے ملک کی اس مصیبت کو دور کرے۔ سب سے بڑی مصیبت تو اخلاق کی خرابی ہے۔ اور دوسری مصیبت یہ ہے کہ عظیم الشان مطالب کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے بھی لوگ اُس قسم کی قربانیاں نہیں کرتے جس قسم کی قربانیاں انہیں کرنی چاہئیں جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اس اختلاف میں

دونوں طرف سے متضاد باتیں

پیش کی جاتی رہی ہیں۔ یعنی کانگرس اپنے مسلمہ اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ باتیں نہیں کہہ سکتی تھی جو اُس نے کہیں اور بعض باتیں جو مسلم لیگ نے اس موقعہ پر پیش کیں وہ بھی اصول کے خلاف تھیں۔ اسی طرح وہ دعویٰ جو درمیان میں

وزیر اعظم پنجاب

نے پیش کیا اُس دعویٰ کو بھی وہ اپنے مسلمہ اصول کے مطابق پیش نہیں کر سکتے تھے۔ یہ تضاد بتاتا ہے۔ کہ حقیقتاً ابھی تک

سچی خواہش آزادی کی

پیدا نہیں ہوئی۔ یا یہ بتاتا ہے۔ کہ ہر شخص کے ذہن کے پیچھے کوئی ایسی بات ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ میں اپنے مخالف کے دعووں کو روک کر کے بھی اپنے مقصد کو حاصل کر سکونگا۔ مجھے صلح کی طرف اپنا قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں میں نے جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے۔

آئندہ زمانہ میں

ایسے حالات پیش آنے والے ہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی تو الگ رہی جو کچھ حقوق اسے حاصل ہیں۔ اُن کے بھی کھوئے جانے کا امکان نظر آتا ہے۔ اور جہاں تک میں لیڈروں کی تقریروں سے سمجھا ہوں۔ اُن کو بھی یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ خطرات آنے والے ہیں مگر باوجود

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

خطرات کا احساس

رکھتے کہ وہ اس بات کے لئے تیار نہیں کہ ایک انچ اپنی ہمسایہ قوم کو دے دیں لیکن وہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ سارا ملک غیر قوموں کے ہاتھ میں چلا جائے پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان نازک حالات میں زیادہ سے زیادہ دعاؤں سے کام لیں۔ جہاں تک سیاسیات کا تعلق ہے۔ ہمیں ان سے کوئی زیادہ دلچسپی نہیں۔ مگر آنے والے واقعات صرف سیاست پر ہی اثر انداز نہیں ہوں گے۔ بلکہ مذہب پر بھی اثر ڈالنے والے ہونگے اس لئے ہمیں ان سیاسی معاملات سے جن سے براہ راست ہمارا کوئی تعلق نہیں صرف اس لئے دلچسپی ہے کہ ان کا اثر لوٹ کر مذہب پر پڑنے والا ہے۔ پس

ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ وہ خصوصیت سے ان دنوں دعاؤں میں مشغول ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز اور انکسار سے یہ عرض کرے کہ اے خدا آنے والے خطرات کا مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ وہ سیاسیات سے وابستہ ہیں۔ اور سیاسیات میں ہمارا دخل نہیں بلکہ اور لوگوں کا دخل ہے اور جن کا ان معاملات میں دخل ہے۔ وہ کچھ ایسے سخت دل ہو گئے ہیں کہ عظیم الشان امور کو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ الٰہی یا تو ان لوگوں کے دلوں کو تبدیل دے یا پھر ان کی جگہ تو دوسرے لیڈروں کو لا جو ملک کو امن اور صلح کی طرف لیجانے والے ہوں۔

اب صلح دو ہی طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو اس طرح صلح ہو سکتی ہے کہ

دلوں کی صفائی

ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی بجائے اہم مقاصد کو اپنے سامنے رکھیں اور اس بات کے لئے آمادہ ہو جائیں کہ ہم پیار اور محبت سے رہیں گے اور یا پھر صلح اس طرح ہو سکتی ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں

لیڈری کی باگ ڈور

ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بدل دے۔ اور اُنکی جگہ ایسے لوگوں کو لے آئے جو صلح اور امن کے خواہاں ہوں اور اس اہم مقصد کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پہلے تو ہمیں یہی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کو جنہوں نے پہلے ملک کی ایک حد تک خدمت کی ہے توفیق عطا فرمائے کہ وہ صلح اور امن کی صورت پیدا کریں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ملک کو آزادی سے محروم نہ کریں۔ لیکن اگر اُن کے دلوں کی اصلاح نہ ہو۔ تو ملک کی آزادی بہر حال مقدم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اُن کے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے اُن کے دلوں پر مُہر لگادی ہے۔ اور اب اُن کی اصلاح ناممکن ہو چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ان کی بجائے ایسے لیڈر کھڑے کر دے جو خدا تعالیٰ کے کسی عذاب کے ماتحت نہ ہوں۔ بلکہ ملک میں صلح اور امن پیدا کرنے کا موجب ہوں۔

خدام الاحمدیہ جوش اور امنگ کے اور انصار اللہ تجربہ اور حکمت کے نمائندہ ہیں

اس کے بعد میں ایک مقامی بات کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ کچھ دن ہوئے میرے پاس ایک شکایت پہنچی ہے۔ غالباً دارالبرکات غربی کے خدام الاحمدیہ کی طرف سے اُن کے صدر کے پاس ایک شکایت کی گئی۔ جس کی ایک نقل شکایت کنندہ نے میرے پاس بھی بھیجدی ہے وہ شکایت یہ ہے کہ

خدام الاحمدیہ کے چندہ کیلئے

جب نوجوان انصار اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے نہ صرف چندہ دینے سے انکار کیا۔ بلکہ قسم قسم کے طعنے بھی دیئے۔ کہ تمہارا ہمارے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ تم خدام اور ہم انصار ہیں۔ تم خدام ہمارا کیا کام کرتے ہو کہ جس کے بدلہ میں ہم تمہیں چندہ دیں۔

اگر یہ رپورٹ درست ہے تو جہاں تک چندہ کا سوال ہے۔ میں

خدام سے

یہ کہوں گا کہ اُن کے لئے اس بات پر بُرا منانے کی وجہ ہی کیا تھی۔ خدام سب کے سب اطفال تو نہیں ہیں۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں فرق ہے

خدام الاحمدیہ سے مراد

وہ تمام نوجوان ہیں۔ جو پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے ہیں۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ چالیس سال کی عمر تک نوجوان بیکار نہیں رہتے بالعموم اٹھارہ انیس یا بیس سال کی عمر میں وہ کام پر لگ جاتے ہیں۔ گویا ۱۵ سال کی عمر سے خدام الاحمدیہ کی جماعت کے ممبر شروع ہوتے ہیں۔ بیس سال کی عمر تک وہ کسی نہ کسی کام پر لگ جاتے ہیں۔ اور ۲۵ سال تک وہ اس جماعت میں شامل رہتے ہیں۔ ان میں سے پانچواں حصہ ایسے خدام کا لیا جا سکتا ہے جو برسر کار نہیں لیکن باقی کا یعنی اسی فی صدی حصہ ایسے نوجوانوں کا بھی ہے جو کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اگر تو خدام الاحمدیہ کی جماعت پندرہ سولہ یا سترہ اٹھارہ سال کے نوجوانوں پر مشتمل ہوتی تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم تو کماتے نہیں ہم اپنے لئے روپیہ کہاں سے لائیں۔ ہمیں تو بہر حال بڑوں سے مانگنا ہے۔ مگر جبکہ خدام الاحمدیہ کے ممبر وہ تمام نوجوان ہیں جو پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے ہیں اور ان میں سے اسی فیصدی نوجوان ایسے ہیں جو ملازمتیں رکھتے ہیں یا تجارتی کاروبار میں مصروف ہیں۔ تو انہیں اپنے کاموں کے لئے دوسروں سے مانگنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی اگر مرکزی دفاتر کے کارکنوں اور قادیان کے دوکانداروں کو ہی دیکھا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں ان میں سینکڑوں کی تعداد ایسے لوگوں کی نکلے گی جو اپنی عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ اور جب اس کثرت کے ساتھ برسر کار افراد خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں۔ تو میرے نزدیک نوجوانوں کو اپنا بوجھ خود اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ وہ انصار کے پاس جائیں۔ اور ان سے اپنے لئے چندہ مانگیں ہر شخص کے اندر غیرت ہونی چاہیئے۔ اور ہر جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضروریات اپنے افراد کے ذریعہ پوری کرے۔ سوائے اس کے کہ کوئی ایسا کام پیش آجائے۔ جس کا بوجھ وہ خود نہ اٹھا سکتی ہو۔ اور جس کے لئے دوسروں کی امداد کے بغیر گذارہ نہ ہو۔ ورنہ عام دفتری ضرورتوں کے لئے جو چندے کرنے پڑتے ہیں۔ وہ بہر حال جماعت کی طاقت کے اندر ہوتے ہیں۔ اور ان کو پورا کرنا ہر جماعت کا اپنا فرض ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ قادیان میں سے پندرہ سو بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رنگروٹ باہر جا چکا ہے۔ اگر اب بھی گنا جائے۔ تو

قادیان میں نوجوانوں کی تعداد

بہت کافی نکل آئے گی۔ اگر وہ معمولی رقوم بھی چندہ میں ادا نہ کر سکیں۔ تو یہ ان کا اپنے منہ سے اپنی شکست کا اقرار کرنا ہوگا۔

پس میرے نزدیک اول تو ان کو انصار اللہ کے پاس جانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ اور اگر گئے تھے۔ تو ان کے انکار پر برا نہیں منانا چاہیئے تھا۔ جو شخص اپنی حد سے آگے نکل جائے۔ اسے لازماً اس قسم کا

تلخ جواب

سننا پڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کے پاس جائے اور اُسے کہے کہ اپنا مکان میرے لئے خالی کر دو اور وہ آگے سے انکار کر دے۔ تو بجائے اس کے کہ کوئی مکان والے کو ملامت کرے ہر شخص اس قسم کا مطالبہ کرنے والے سے کہیگا کہ تم گئے ہی کیوں تھے۔ اور کیوں تم نے اُس سے یہ مطالبہ کیا کہ اپنا مکان خالی کر دو۔ اور اگر اُس نے انکار کر دیا ہے۔ تو بہر حال بُرا منانے کی کوئی وجہ نہیں اُس کا حق تھا کہ وہ تمہیں کہے کہ تم اپنے گھر بیٹھو میں تمہاری اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پس میرے نزدیک انصار اللہ سے چندہ مانگ کر خدام الاحمدیہ نے غلطی کی خدام الاحمدیہ کی جو عمر میں نے مقرر کی ہے وہ ایسی نہیں کہ ان کے پاس برسر کار نوجوانوں کی کمی ہو اور وہ اس بات پر مجبور ہوں کہ چالیس سال سے بڑی عمر والوں سے بھی اپنی ضروریات کیلئے چندہ کا مطالبہ کریں۔ چالیس سال ایسی عمر ہے کہ جس میں ایک ملازم شخص اپنی ملازمت کی اکثر عمر گذار چکا ہوتا ہے بیس سال کی عمر میں عموماً ملازمت اختیار کی جاتی ہے اور پچپن سال کی عمر میں پنشن ہو جاتی ہے۔ گویا ملازمت والی عمر میں سے بیس سال میں نے خدام الاحمدیہ کو دیئے ہیں اور پندرہ سال انصار کو دیئے ہیں۔ لوگوں کی بیس سالہ ملازمت سے خدام فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور لوگوں کی پندرہ سالہ ملازمت سے انصار فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور جبکہ

ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید

کے چندے اسم وار تفصیل سے اسلئے ارسال فرمائیں کہ آپکا نام ۳۱ جولائی کی فہرست میں پیش ہونے سے رہ نہ جائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چالیس سال تک کی عمر کے تمام نوجوان

خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ اور جبکہ نوجوانوں کی بیس سالہ ملازمت سے وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور اس کے مقابل میں انصار کو عمر کا صرف وہ حصہ دیا گیا ہے۔ جس میں وہ پندرہ سال تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اپنے اخراجات کے لئے انصار اللہ کے پاس جاتے اور اُن سے چندے کا مطالبہ کرتے۔ لیکن اگر وہ گئے ہی تھے۔ تو

انصار کا جواب

بھی مجھے اُس کشمیری کا واقعہ یاد دلاتا ہے۔ جو ہمارے ملک میں ایک مشہور مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کوہ قاف سے آنے والی پریوں کا نام نہیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ نام ہے ہمارے اپنے بچوں کا اور خدام الاحمدیہ کے سپرد یہ کام ہے۔ کہ وہ بچوں کو محنت کی عادت ڈالیں۔ اور اُن میں قومی روح پیدا کریں اُن کے سپرد یہ کام نہیں گو اخلاقاً یہ بھی ہونا چاہئیے کہ وہ بحیثیت خدام کے بھی لوکل انجمن کے ساتھ مل کر کام کریں۔ کیونکہ

خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر

مقامی انجمن کا بھی ممبر ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہونیکی وجہ سے لوکل انجمن کے ساتھ اُس کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ ہر احمدی جو چالیس سال سے کم عمر کا ہے۔ وہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے۔ ہر احمدی جو چالیس سال سے اوپر ہے۔ وہ انصار اللہ کا ممبر ہے۔ اور ہر احمدی جو چالیس سال سے نیچے یا چالیس سال سے اوپر ہے۔ وہ مقامی انجمن کا بھی ممبر ہے۔ اُس سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ مقامی کے ممبر نہیں ہیں یا انصار اللہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ مقامی کے ممبر نہیں ہیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مجموعے کا نام

مقامی انجمن

ہے۔ مثلاً لاہور کی انجمن ہے۔ یا دہلی کی انجمن ہے۔ یا پشاور۔ گجرات اور سیالکوٹ کی انجمن ہے۔ یا امرتسر کی انجمن ہے۔ ان انجمنوں کے کیا معنے ہیں۔ ان انجمنوں کے معنے یہ ہیں کہ گو فرداً فرداً ہر شخص جو چالیس سال سے کم عمر کا ہے۔ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہے اور فرداً فرداً ہر شخص جو چالیس سال سے زیادہ عمر کا ہے۔ وہ انصار اللہ میں شامل ہے۔ مگر ان خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مجموعے کا نام ہے جماعت احمدیہ لاہور یا جماعت احمدیہ دہلی یا جماعت احمدیہ پشاور یا جماعت احمدیہ گجرات یا جماعت احمدیہ سیالکوٹ یا جماعت احمدیہ امرتسر۔ پس مَیں تو سمجھ ہی نہیں سکا کہ اس میں اختلاف کی کونسی بات ہے۔ یا کس بناء پر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ آپس میں اتحاد نہیں کر سکتے۔

خدام الاحمدیہ کے معنے

صرف اتنے ہیں کہ وہ نوجوانوں کو آوارہ گردی سے بچائیں اور انہیں کام کی عادت ڈالیں بیشک اُن میں نقائص بھی ہیں۔ مگر جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ اور جو رواتیں مَیں نے سنی ہیں۔ اُن کی بناء پر مَیں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو لوگ خدام الاحمدیہ میں صحیح طور پر شامل ہوتے ہیں ان میں

کام کرنے کی عادت

ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ ذاتی طور پر بھی میں نے دیکھا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ میں جن نوجوانوں کو کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ وہ بہت زیادہ ذہین اور بہت زیادہ تجربہ کار ہو گئے ہیں۔ اور اب بڑے بڑے کام ان کے سپرد کئے جا سکتے ہیں مجھے

ایک کارخانہ والوں نے بتایا

کہ انہوں نے خدام الاحمدیہ کے ایک کارکن کو ملازم رکھا تو وہ کام کا اتنا عادی ثابت ہوا کہ نہ وہ رات کو رات سمجھتا اور نہ دن کو دن بلکہ دوسرے انسانوں سے علیحدہ معلوم ہوتا۔ یہی خدام الاحمدیہ کی غرض ہے۔ کہ وہ

نوجوانوں میں کام کرنے کی عادت

پیدا کریں پس یہ تو نہیں کہ دار البرکات کے خدام کوہِ قاف سے آئے ہوئے ہیں۔ جو دوسروں سے الگ ہیں اور یہ بھی نہیں کہ دار البرکات کے خدام دار الفضل یا دار الرحمت سے آئے ہوئے ہوں۔ کہ لوگ کہہ سکیں ہمیں اُن سے کیا غرض ہے۔ پس وہ جنہوں نے کہا کہ ہم انصار کو تم خدام سے کیا غرض ہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ کوئی الگ چیز نہیں بلکہ

خدام الاحمدیہ اُن کے اپنے بیٹوں کا نام

ہے۔ پس جب انہوں نے کہا کہ ہمیں خدام الاحمدیہ سے کیا غرض ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں اِس سے کیا غرض ہے۔ کہ ہمارے بیٹے جیتے ہیں یا مرتے ہیں۔ مگر کیا کوئی بھی معقول انسان ایسی بات کر سکتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت تو صرف نوجوانوں کی اصلاح کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں وہ کونسے ماں باپ ہیں۔ جو یہ کہہ سکیں کہ ہم اپنے بیٹوں کی اصلاح ضروری نہیں سمجھتے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ اُن میں قومی روح پیدا ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ اُن میں کام کرنے کی عادت پیدا ہو۔ یا ہم نہیں چاہتے۔ کہ ایک تنظیم میں شامل ہونے کی وجہ سے اُن میں اطاعت کا مادہ پیدا ہو۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ مجھے انصار اللہ کے جواب پر

ایک کشمیری کی مثال

یاد آگئی۔ کہتے ہیں۔ ایک کشمیری پنجاب میں آیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ جیٹھ ہاڑ کے دن تھے۔ کہ ایک دن وہ چلچلاتی دھوپ میں بیٹھ گیا۔ کوئی مسافر پاس سے گذرا تو اُس نے یہ دیکھ کر کہ ایسی سخت گرمی میں یہ شخص دھوپ میں بیٹھا ہے۔ حالانکہ پاس ہی ایک دیوار کا سایہ موجود ہے۔ کشمیری سے کہا کہ میاں کشمیری تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ تمہارے پاس ہی فلاں جگہ سایہ ہے۔ اس کے نیچے بیٹھ جاؤ۔ کشمیری صاحب نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور کہا کہ اگر مَیں وہاں جا بیٹھوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ یہی دار البرکات کے انصار کا حال ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ آؤ ہم تمہارے بیٹوں کی اصلاح کی طرف توجہ کریں انہوں نے جواب میں کہا تم ہمیں دیتے کیا ہو کہ ہم تمہیں چندہ دیں۔ یہ کہنا کہ

خدام الاحمدیہ کیا کام کرتے ہیں؟

میرے نزدیک درست نہیں کیونکہ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ اس وقت تک انصار نے بہت کم کام کیا لیکن خدام نے ان سے زیادہ کیا ہے۔ گو وہ اپنے کام کے لحاظ سے اس حد تک نہیں پہنچے جس حد تک مَیں انہیں پہنچانا چاہتا ہوں۔ مگر بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انصار نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور اُن کے کام کے مقابلہ میں دس فیصدی کام بھی نہیں کیا۔ گو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ انصار کی تنظیم خدام کے کئی سال بعد شروع ہوئی ہے۔ مَیں نے اُن کو بھی بار بار توجہ دلائی ہے۔ مگر بے افسوس ہے۔ کہ انصار اللہ نے ابھی تک اپنے فرائض کو نہیں سمجھا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ چونکہ

بوڑھے آدمی زیادہ کام نہیں کر سکتے

اس لئے بڑی عمر والوں کے ساتھ ایسے سیکرٹری مقرر کر دینے چاہئیں۔ جو اکتالیس یا بیالیس سال کے ہوں تا کہ اُن کے کام میں بھی تیزی پیدا ہو۔ کچھ دن ہوئے میں نے انصار اللہ کے ایک ممبر سے پوچھا کہ میری اس تجویز کے بعد بھی انصار اللہ میں بیداری پیدا نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے۔ اُس نے بتایا کہ سیکرٹری تو مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ابھی اُن کے سپرد کام نہیں کیا گیا۔ بہرحال

انصار اللہ کا وجود

اپنی جگہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ جو قیمت رکھتا ہے۔ وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے۔ اسی طرح امنگ اور جوش جو قیمت رکھتا ہے۔ وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے۔ خدام الاحمدیہ نمائندے ہیں جوش اور امنگ کے اور انصار اللہ نمائندے ہیں تجربہ اور حکمت کے۔ اور جوش اور امنگ اور تجربہ اور حکمت کے بغیر کبھی کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پس مجھے تعجب ہے۔ انصار اللہ کے اس جواب پر۔ اور مجھے تعجب ہے خدام الاحمدیہ کی اس کم ہمتی پر اور مَیں حیران ہوں کہ وہ ان کے پاس مانگنے ہی کیوں گئے تھے۔ اور اگر انہوں نے کچھ دینے سے انکار کیا تھا۔ تو کیوں انہوں نے اس انکار کو خوشی سے برداشت نہ کر لیا۔ اور سارے اخراجات کو اپنے اوپر نہ لے لیا۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر وہ نوجوانوں سے اپنی ضروریات کے لئے

ہزارہا روپیہ

بھی جمع کرنا چاہیں تو آسانی سے جمع کر سکتے ہیں۔ اس وقت اُن کے سارے سال کا خرچ چار پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہیں ہوگا۔ کیا اتنی معمولی رقم بھی وہ جمع نہیں کر سکتے۔ میں تو سمجھتا ہوں اگر وہ صحیح طور پر کام کریں تو چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ بسہولت جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اُن پر کوئی مشکل آئی بھی تھی تو انہیں ایسے لوگوں کو مخاطب کرنا چاہیئے تھا۔ جو بشاشت اور خوشدلی کے ساتھ کام کرتے اور اگر بالفرض روپیہ کی کمی کی وجہ سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان کے کام بالکل ہی رک جاتے۔ تب بھی ان کے لئے گلے اور شکوہ کی کوئی بات نہیں تھی۔ بچے مصائب اور مشکلات کے وقت ہمیشہ اپنے ماں باپ کے پاس جاتے ہیں۔ اگر خدام الاحمدیہ جماعت کی حقیقت کو سمجھتے۔ تو اگر ان کے جسمانی ماں باپ نے یہ کہہ دیا تھا۔ کہ ہمیں اپنے بچوں کی کوئی پروا نہیں۔ ہم ان کی ضروریات کے لئے کوئی چندہ نہیں دے سکتے۔ تو خدا نے اس جماعت کو یتیم نہیں بنایا تھا۔ وہ

اپنے روحانی باپ کے پاس

جاتے اور اسے کہتے۔ کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں رہا۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے روحانی باپ کے پاس جاتے۔ تو اسکی طرف سے انہیں وہ جواب نہ ملتا۔ جو انہیں اپنے جسمانی ماں باپ سے ملا۔ وہ محبت اور پیار کے ساتھ تمہاری ضرورتوں کو پورا کرتا۔ اور تمہیں یہ شکوہ پیدا نہ ہوتا۔ کہ ہم اپنے کاموں کو کس طرح چلائیں۔ یا اپنی ضروریات کو کس طرح پورا کریں۔ مجھے جہاں اس بات پر خوشی ہوتی ہے۔ کہ خدام

عمدہ سکیمیں

تیار کرتے رہتے ہیں۔ وہاں میں نے بارہا اس امر پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کو جتنا مشورہ مجھ سے لینا چاہیئے۔ اتنا مشورہ وہ نہیں لیتے۔ اگر لیتے تو وہ زیادہ اچھا کام کر سکتے۔ اور زیادہ عمدگی سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکتے۔

پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو مشترک طور پر یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ

اپنی اپنی ذمہ واری

کو سمجھیں۔ چونکہ بعض دفعہ باہر بھی ایسے جھگڑے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے میں خدام کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ صرف خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں۔ بلکہ مقامی جماعت کے بھی ممبر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا کام لوکل انجمن کے کام کے علاوہ زائد طور پر ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ پس مقامی انجمن کے جو عہدیدار ہوں۔ خواہ وہ سیکرٹری ہوں یا پریذیڈنٹ ان کے احکام کی پیروی ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ البتہ کوئی سیکرٹری یا کوئی پریذیڈنٹ جماعتی طور پر خدام الاحمدیہ کو کسی کام کا حکم دینے کا مجاز نہیں۔ وہ فرداً فرداً تو انہیں کہہ سکتا ہے۔ کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ مگر لوکل انجمن کا پریذیڈنٹ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ خدام کو بحیثیت خدام یہ کہے۔ کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اگر خدام الاحمدیہ سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ تو ان کے زعیم کو مخاطب کرے۔ اور کہے۔ کہ مجھے فلاں کام کے لئے خدام کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور زعیم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کے احکام کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو خدام الاحمدیہ کو جماعت میں

تفرقہ اور شقاق کا موجب

بناتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ گو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں۔ مگر بہر حال وہ لوکل انجمن کا ایک حصہ ہیں۔ ان کو بھی کوئی پریذیڈنٹ بحیثیت جماعت حکم نہیں دے سکتا۔ ہاں فرداً فرداً وہ انصار اللہ کے ہر ممبر کو اپنی مدد کے لئے بلا سکتا ہے۔ اور انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ وہ لوکل انجمن کے ہر پریذیڈنٹ کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ بہر حال کوئی پریذیڈنٹ انصار اللہ کو بحیثیت انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کو بحیثیت خدام الاحمدیہ کسی کام کا حکم نہیں دے سکتا۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ تم احمدی ہو۔ اس لئے آؤ اور فلاں کام کرو۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آؤ انصار یہ کام کرو۔ یا آؤ خدام یہ کام کرو۔ خدام کو خدام کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے۔ اور انصار کو انصار کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ لوکل انجمن ان دونوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انصار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور خدام بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے گو وہ بحیثیت جماعت خدام اور انصار کو کوئی حکم نہ دے سکے۔ مگر وہ ہر خادم اور انصار اللہ کے ہر ممبر کو ایک احمدی کی حیثیت سے بلا سکتا ہے۔ اور

خدام اور انصار دونوں کا فرض

ہے۔ کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ میں حیران ہوں۔ کہ جہاں باقی مقامات پر آرام سے کام چل رہا ہے۔ وہاں قادیان میں کیوں اختلاف پیدا ہو گیا۔ یہاں تو علاوہ محلوں کی انجمنوں کے ایک لوکل انجمن بھی موجود ہے۔ اگر دارالبرکات کے انصار اپنے فرائض کو سمجھنے کے قابل نہیں تھے۔ یا دارالبرکات کے جو خدام ہیں۔ ان میں سے بعض کے ساتھ وہ صلح اور محبت سے کام نہیں کر سکتے تھے۔ تو پریذیڈنٹ کا فرض تھا۔ کہ وہ اس جھگڑے کو دور کرتا۔ درحقیقت اگر ایسے مواقع پیش آ جائیں۔ تو اس وقت بہترین طریق یہ ہوتا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ جھگڑے کو نپٹانے کی کوشش کرے۔ مثلاً جب قادیان کے ایک محلہ میں یہ جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ تو اس وقت

لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کا فرض

تھا۔ کہ اس جھگڑے کو دور کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ مقامی پریذیڈنٹ کو بھی بلاتا۔ انصار اور خدام کے زعماء کو بھی بلاتا۔ اور پھر اگر ضروری سمجھتا۔ تو مرکز کو لکھ کر انصار اور خدام کا ایک ایک نمائندہ بلایا جاتا اور تحقیق کر کے فیصلہ کیا جاتا۔ کہ قصور کس کا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ نہ قادیان کی لوکل انجمن نے اپنی ذمہ واری کو محسوس کیا۔ نہ خدام نے اس جھگڑے کو دور کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور نہ انصار اللہ نے اس طرف کوئی توجہ کی۔ حالانکہ یہ جھگڑے اگر اسی طرح بڑھتے چلے جائیں۔ اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا وجود جماعت میں دوئی جماعتیں پیدا کرنے کا موجب بن جائے۔ تو یہ تنظیم بجائے انعام کے ہمارے لئے وبال بن جائے گی۔ اور بجائے اتحاد کو ترقی دینے کے ہم میں تفرقہ اور تنزل پیدا کر دیگی۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں بنایا گیا۔ بلکہ ایک کام اور ایک مقصد کے لئے ان کے سپرد دو علیحدہ علیحدہ فرائض کئے گئے ہیں۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے گھر میں سے کسی کے سپرد خدمت کا کوئی کام کر دیا جاتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ اس کا کوئی مستقل وجود گھر میں پیدا ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جانتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ گھر کا ایک حصہ ہے۔ صرف

کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے

اس کے سپرد کوئی ڈیوٹی کی گئی ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں۔ اور ہر شخص کو خواہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو۔ یا انصار اللہ میں اپنے آپ کو محلہ کی یا اپنے شہر کی یا اپنے ضلع کی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیئے۔ اور بجائے اس کے ساتھ ٹکرانے کے صلح اور آشتی سے کام لینا چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ جب اس قسم کا کوئی اختلاف پیدا ہو۔ اس وقت

پریذیڈنٹ پر اختلاف کو دور کرنے کی ذمہ واری

عائد ہوتی ہے۔ اگر ضلع میں جھگڑا ہو۔ تو ضلع کے پریذیڈنٹ کا۔ شہر میں جھگڑا ہو۔ تو شہر کے پریذیڈنٹ کا۔ محلہ میں جھگڑا ہو۔ تو محلہ کے پریذیڈنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ دونوں فریق کو جمع کرے۔ اور ان کے شکوے سنکر باہمی اصلاح کی کوشش کرے۔ اور اگر اس سے اصلاح نہ ہو سکے۔ تو وہ لوکل انجمن کے سامنے معاملہ رکھے۔ اور پھر لوکل انجمن کا فرض ہے۔ کہ وہ لوکل مجلس انصار اللہ اور لوکل مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک ایک نمائندہ بلوائے۔ اور اس طرح مل کر جھگڑے کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ درحقیقت ہماری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے۔ کہ

جماعت کو ترقی

حاصل ہو۔ یہ غرض نہیں۔ کہ تفرقہ اور شقاق پیدا ہو۔ پس میرے نزدیک اس معاملہ میں خدام الاحمدیہ کی بھی غلطی ہے۔ انصار اللہ کی بھی غلطی ہے۔ لوکل انجمن کی بھی غلطی ہے۔ اور اگر اس رنگ میں یہ معاملہ لوکل انصار اللہ تک پہنچ گیا تھا۔ تو پھر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی بھی غلطی ہے۔ کہ اس نے اس جھگڑے کو دور نہ کیا۔ آخر جب کوئی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ اسکی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ بغیر کسی سبب کے ہی جھگڑا پیدا ہو جائے۔ جب کسی انسان کے

پیٹ میں درد

ہوتا ہے۔ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس کے اندر ضرور کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے۔ یا اسکی انتڑیوں میں نقص ہے۔ یا معدہ میں نقص ہے۔ یا جگر میں پھوڑا ہے۔ یا پتہ میں پتھری ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

108

یا گردہ میں پتھری ہے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی بیشک وجہ ہوگی۔ اسی طرح جب لڑائی ہو جاتی ہے۔ یا تفرقہ اور شقاق کی کوئی صورت رونما ہوتی ہے۔ تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ بات اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ سننے والا حیران رہ جاتا ہے۔ مگر بہرحال چونکہ وجہ موجود ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک اس کا ازالہ نہ کیا جائے۔ تفرقہ اور شقاق دور نہیں ہوتا میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے۔ کہ

عمارت کی چاروں دیواروں کو

میں مکمل کردوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ ہیں۔ اور تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ ہیں اور چوتھی دیوار لجنات اماء اللہ ہیں۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسری سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی۔ عمارت اسی وقت مکمل ہوتی ہے۔ جب اس کی چاروں دیواریں آپس میں جڑی ہوئی ہوں۔ اگر وہ علیحدہ علیحدہ ہوں تو وہ چار دیواریں ایک دیوار جتنی قیمت بھی نہیں رکھتیں۔ کیونکہ اگر ایک دیوار ہو تو اس کے ساتھ ستون کھڑا کر کے چھت ڈالی جا سکتی ہے لیکن اگر ہوں تو چار دیواریں لیکن چاروں علیحدہ علیحدہ کھڑی ہوں تو ان پر چھت نہیں ڈالی جا سکیگی اور اگر اپنی حماقت کی وجہ سے کوئی شخص چھت ڈالیگا تو وہ گر جائیگی۔ کیونکہ کوئی دیوار کسی طرف ہوگی اور کوئی دیوار کسی طرف۔ ایسی حالت میں ایک دیوار کا ہونا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ چار دیواریں ہوں اور چاروں علیحدہ علیحدہ ہوں ــــ

پس میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے آپ کو تفرقہ اور شقاق کا موجب نہیں بنانا چاہیئے۔ اگر کسی حصہ میں شقاق پیدا ہوا تو

خدا تعالیٰ کے سامنے

تو وہ جوابدہ ہونگے ہی۔ میرے سامنے بھی وہ جوابدہ ہوں گے یا جو بھی امام ہوگا۔ اس کے سامنے انہیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ کیونکہ ہم نے یہ مواقع ثواب حاصل کرنے کے لئے مہیا کئے ہیں۔ اس لئے مہیا نہیں کئے کہ جماعت کو جو طاقت پہلے سے حاصل ہے اسکو بھی ضائع کردیا جائے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

گجرات

ملک برکت علی صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ ہفتہ کی شام کو ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں یوم التبلیغ کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اور دوستوں کو وفود میں تقسیم کیا گیا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد مختصراً ہدایات دی گئیں۔ اور دعا کے بعد وفود تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ شہر کے مختلف طبقوں وکلاء۔ افسران۔ پروفیسران۔ طلباء تاجران اور دیگر معززین میں نہایت منظم طریقہ پر تبلیغ کی گئی۔ تقریباً دو سو بیس افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ ٹریکٹ کثرت کے ساتھ تقسیم کئے۔ ایک دوست احمدیت میں داخل ہوئے

جالندھر چھاؤنی

قاضی محمد سعد اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ ۱۵۔ جولائی کو احمدیہ جماعت جالندھر چھاؤنی کے تمام افراد انجمن احمدیہ کے دفتر میں اکٹھے ہوئے۔ زیر صدارت حکیم فقیر احمد صاحب ایک مختصر سی میٹنگ کی گئی۔ جس میں غیر احمدی طبقہ میں تبلیغ احمدیت کے بارہ میں کچھ ہدایات دی گئیں۔ اور دعا کے بعد احمدی احباب کو مختلف اطراف میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا۔ جماعت کے جملہ افراد سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے اور معزز غیر احمدی احباب میں تبلیغ کی گئی۔ ہر حلقہ کے لوگوں نے بہت غور اور محبت سے احمدیت کی تبلیغ کو سنا۔ چالیس معززین کو بھی تبلیغ کی گئی تینیس ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تبلیغی خطوط بھی لکھے گئے۔

انبالہ شہر

بابو کرامت اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں غیر احمدی صاحبان میں شہر کے نو مقامات میں نو وفود بھیجکر تبلیغ کی گئی اور ایک سو تین ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک وفد نے شیعہ صاحبان سے تین گھنٹہ تک کامیاب گفتگو کی۔ سارے شہر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پیغام حق پہنچایا۔

کریام ضلع جالندھر

عبدالغنی صاحب جنرل سکرٹری لکھتے ہیں۔ جماعت کے قریباً ۱۵۰ افراد نے وفود کی صورت میں منظم طور پر یوم التبلیغ منایا۔ اور بیرونی مقامات میں جا کر ۲۸۳ آدمیوں کو تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مستورات نے اپنی اپنی جگہ غیر احمدی خواتین کو تبلیغ کی۔

لائل پور

محمد یوسف صاحب سکرٹری نشر و اشاعت لکھتے ہیں خدا کے فضل اور رحم سے غیر احمدیوں میں تبلیغ کا دن منایا گیا۔ مرکز سے آمدہ ٹریکٹ بذریعہ پوسٹ بڑے بڑے افسران کو بھیجے گئے عوام میں دستی طور تقسیم کئے۔ زبانی گفتگو بھی بعض جگہ ہوئی۔

دھوری ریاست پٹیالہ

خورشید احمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں بذریعہ ٹریکٹ اور زبانی طور پر تقریباً تمام شہر کے مسلمان اصحاب تک پیغام احمدیت پہنچایا اور تمام مقامی احمدیوں نے اس میں مجموعی طور سے حصہ لیا

باغبانپورہ ۔ لاہور

منشی شاہ دین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں مسلم یوم التبلیغ خوب اچھی طرح منایا گیا تین وفود بنائے گئے۔ اور مختلف محلوں میں بھیجا گیا۔ پچاس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کئی قسم کے اعتراضات کے صحیح تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

جمشید پور

محمد سلیمان صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں:۔ ۱۵ر جولائی بروز اتوار ہم لوگوں نے تبلیغ ڈے برائے مسلم اصحاب منایا۔ شہر کو دس محلوں میں تقسیم کر کے ہر محلہ میں ایک ایک وفد بھیجا گیا۔ ستّر۔ اسّی کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زبانی گفتگو مختلف مسائل پر کی گئی۔

گوجرانوالہ

حکیم دین محمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں ۱۵ر جولائی کو احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے دعا کے بعد مرکز سے آمدہ ٹریکٹ لے کر تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ غیر احمدی بھائیوں سے گفتگو کی ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے خدام الاحمدیہ کا ایک تبلیغی گروپ ریلوے سٹیشن۔ لاری کے اڈوں وغیرہ مختلف مقامات پر گیا۔ اور احباب نے یوم التبلیغ پوری سرگرمی سے منایا۔

منٹگمری

نصیر احمد صاحب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ لکھتے ہیں ہفتہ کی شام کو مسجد میں تبلیغ کے لئے پروگرام مرتب کیا گیا۔ دوسرے دن اتوار کو احباب جماعت نے شہر کے مختلف محلوں میں غیر احمدی معزز اصحاب کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ چند وکلاء کو بھی تبلیغ کی۔ زبانی گفتگو کے علاوہ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔

منٹھیانہ ضلع ہوشیارپور

صالح محمد صاحب احمدی لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد اردگرد کے دیہات میں تبلیغ حق پہنچانے کے لئے گئے۔ اور مختلف اصحاب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں پر گہرا اثر ہوا۔ کئی ایک اعتراضات کے جوابات عمدہ پیرایہ میں دیئے گئے۔

محمد آباد سندھ

فضل الدین صاحب سکرٹری تبلیغ محمد آباد لکھتے ہیں۔ جمعہ کے روز افراد جماعت کو چودہ گروہوں میں تقسیم کر کے ایک ایک امیر وفد مقرر کر دیا گیا تھا۔ اور تبلیغ کے متعلق ہدایات دے دی گئیں۔ ۱۵ر جولائی کو تمام گروپ محمد آباد اور اس کے گردونواح کے دیہات میں گئے اور امیر وفد کی ہدایات کے مطابق تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ زیادہ تر تبلیغ انفرادی رنگ میں کی گئی۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ معززین سے ملاقات کر کے گفتگو کی گئی اور سندھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک رئیس کے گاؤں میں گئے۔ اس نے اپنے گاؤں کے سب لوگوں کو جمع کر کے ہمیں تبلیغ کرنے کا عمدہ موقع دیا۔ وہاں جلسہ کیا اور احمدیت کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ بعد میں ان کے بعض اعتراضات کے جواب بھی تسلی بخش طور سے دیئے گئے۔ شام کو محمد آباد کے غربی حلقہ میں جلسہ کیا گیا جس میں خاکسار اور مولوی عبداللہ صاحب اختر نے تبلیغی تقریریں کیں۔

کیرنگ (اڑیسہ)

ناظر خان صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ لکھتے ہیں۔ ۱۵ر جولائی بارش کی کثرت اور زراعت میں بیحد مصروفیت کے باوجود احباب جماعت نے ہمت اور ایثار سے یوم التبلیغ منایا۔ مختلف احباب مختلف مسلم دیہات کی طرف صبح ہی صبح نکل کھڑے ہوئے اور لوگوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ احمدیت کی۔ ایک گاؤں میں خوش قسمتی سے اسی دن بارات آئی ہوئی تھی ان کو خوب تبلیغ کی۔ ایک گاؤں میں ایک ہفتہ واری بازار ہر اتوار کو لگا کرتا ہے۔ اس میں تمام اردگرد کے مسلمان سودا سلف کے لئے جمع ہوتے ہیں انکو تبلیغ کی گئی اور ہم

بعض احمدی احباب نے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ انگریزی۔ ہندی۔ اردو اور اڑیہ زبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی گاؤں کی غیر احمدی مستورات کو بھی تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا

بقیہ: بعض غیر احمدی مرد اور عورتیں احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں +

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کے لئے نکلو!

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
یاایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا من الاٰخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں نکلو۔ تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں اس دنیاوی زندگی سے راضی ہو گئے ہو؟ سو یاد رکھو کہ دنیاوی زندگی کا فائدہ آخرت میں کچھ نہیں ہے مگر بہت تھوڑا۔ اگر تم اللہ کی راہ میں نہیں نکلو گے۔ تو وہ تم کو بہت دردناک عذاب پہنچائیگا۔ اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو بدل ڈالیگا۔ اور تم اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ یاد رکھو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ فرمان ہے اس کتاب کا جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ اور جس کے ایک ایک لفظ اور حرف کو ہم سچا مانتے ہیں۔ اگر ہم اس فرمان پر عمل کر رہے ہیں۔ تب پھر کوئی فکر کی بات نہیں۔ لیکن اگر کماحقہٗ عمل نہیں کر رہے۔ تب پھر ایک سوال ہے۔ جو ہم سے کیا گیا ہے۔ اس کا جواب دینا ہمارے لئے لازمی ہے۔ اور وہ سوال یہ ہے۔

"کیا تم آخرت کے مقابلہ میں اس دنیاوی زندگی سے راضی ہو گئے!" کیونکہ اگر ہم دنیا کی بجائے آخرت پر راضی ہوتے۔ تب پھر جہاد فی سبیل اللہ میں ہمارے لئے کوئی چیز مانع نہ ہوتی۔ جہاد صرف سیف کا ہی نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جہاد کبیر تبلیغ کو کہتے ہیں۔ دیہات اور اپنے گردو نواح میں تبلیغ کے لئے نکلنا اور ایام وقف کرکے مختلف مقامات کو تبلیغ کے لئے جانا جہاد کبیر ہے۔ اور اسلامی اعمال سے بہت ہی بڑا عمل ہے۔ جو اس میں حصہ نہیں لیتا۔ وہ مومن کہلانے کا حقدار نہیں۔ (مہتمم تبلیغ)

جماعت احمدیہ جہلم کے تبلیغی جلسہ کی مختصر روئداد

جماعت احمدیہ جہلم کا تبلیغی جلسہ ۶-۷-۸ جولائی ایک کھلے میدان میں ہوا۔ جلسہ میں قادیان سے مبلغین تشریف لائے ہوئے تھے ۶ جولائی رات کے دس بجے جلسہ شروع ہوا جس میں مولوی عبدالغفور صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و حافظ محمد عمر صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ پیرایہ میں تقاریر کیں۔ جن کو غیر احمدیوں نے بہت پسند کیا اور جلسہ رات کے ایک بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ۷ جولائی بعد نماز عشاء ہوا اور اس میں مولوی عبدالغفور صاحب کی تقریر "پیغام احمدیت" اور حافظ محمد عمر صاحب کی "موجودہ بے چینی کا حل" پر ہوئی۔ ہر دو مقررین نے اپنے مضامین نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ اور مولوی عبدالغفور صاحب نے پیغام احمدیت بیان کرتے ہوئے ختم نبوت اور وفات مسیح کے مسائل پر بھی بہت اچھی روشنی ڈالی۔ یہ جلسہ بھی رات کے ایک بجے ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس ۸ جولائی صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے مجلس احرار کے کارنامے کے موضوع پر اپنے مخصوص پیرایہ میں تقریر کی۔ اور آپ نے اُس وقت کے حالات جب کہ احرار پارٹی میں شامل تھے بتائے اور آپ نے تحریک خلافت اور تحریک ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کی ذلت کو دیکھ کر ہی میں احمدی ہوا۔

آخری اجلاس رات کے گیارہ بجے شروع ہوا۔ اس میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی کی تقریر اُن اعتراضات کے جوابات میں ہوئی جو گزشتہ ماہ انجمن اہلحدیث نے اپنے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں پر کئے تھے۔ جناب ملک صاحب موصوف نے اس متانت اور سنجیدگی سے اور احمدیت کی تعلیم کے زیر اثر ایسے رنگ میں جواب دیئے۔ کہ دشمن بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ جلسہ رات کے تقریباً ۱½ بجے ختم ہوا۔ حاضری خدا کے فضل سے اچھی تھی۔ عبدالستار سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہلم

دلائل ہستی باری تعالےٰ کے متعلق ایک خط کا جواب

میرے نام ایک ملفوف خط ۱۱ جولائی ۱۹۴۵ء کو پہنچا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ عقلی دلائل سے ہستی باری تعالےٰ ثابت کریں۔ اور "الفضل" کے ذریعہ سے جواب دیں۔ خط کے آخر میں لکھا ہے۔ "ہم ہیں جلدی جواب کے منتظر چند نوجوان"۔

اس خط میں نہ تو بھیجنے والے کا نام ہے۔ نہ شہر کا نام ہے۔ ڈاکخانہ کی مُہر بھی بالکل مدہم ہے۔ شہر کا نام پڑھا نہیں جاتا۔ ان نوجوانوں کو چاہیئے کہ سنہ ۱۹۴۵ء کے ماہ فروری کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز پڑھ لیں۔ اُس میں اُن کے تمام سوالوں کا جواب موجود ہے۔

خاکسار ڈاکٹر میر محمد اسماعیل از قادیان دارالامان۔ ۲۹ جولائی ۱۹۴۵ء

اگر یہ رسالہ انہیں اپنے شہر کی احمدی جماعت سے نہ مل سکے تو مجھ سے خط بھیجکر منگا لیں اور اس خط میں اپنا پتہ لکھدیں۔

میر صاحب نے یہ خط جواب کیلئے مجھے دیا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ جو میں نے اوپر میر صاحب کی طرف سے اور ان کے کہنے سے لکھا۔ خاکسار پیر منظور محمد۔ یسرنا القرآن ۲۹ جولائی ۴۵ء

نو احمدی سے رشتہ وناطہ کے متعلق قاعدہ

قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ قادیان جو سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ کے منظور شدہ ہیں۔ میں سے قاعدہ ۸۳۵/ج جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ اس کی پوری طرح پابندی کی جائے۔ قاعدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"چونکہ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ لوگ کسی احمدی لڑکی کا رشتہ لینے کی خاطر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اسلئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ کسی نو احمدی کو اس کی تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی احمدی لڑکی کا رشتہ مرکز کی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے۔ اور جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو کہ وہ رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے۔ اُسے کسی وقت بھی احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں دیا جائے گا۔ تاوقتیکہ مرکز کو تسلی نہ ہو جائے۔ کہ اب وہ مخلص احمدی ہے۔ ایسی اجازت نظارت تعلیم کے واسطہ سے حاصل کی جائے گی۔"

نظارت تعلیم وتربیت

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کرکے نظارت ہذا سے اس کی منظوری حاصل کرلیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کراکے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعتیں اس طرف توجہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے پھر یاد دہانی کی جاتی ہے کہ جلد از جلد آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جائے (۲) منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ مگر اس پر پورے طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اس طرف بعض خاص ضرورتوں کی وجہ سے توجہ کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال

تلونڈی جھنگلاں میں جلسہ

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں نے اپنا سالانہ جلسہ بروز ۲۶ جولائی زیر صدارت مولوی چراغ الدین صاحب منعقد کیا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور مولوی میر ولی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اجرائے نبوت پر تقاریر کیں۔ جلسہ ایک بجے شروع ہو کر ۵½ بجے ختم ہوا۔ اختتام پر ماسٹر محمد رمضان صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

نگران اعلےٰ مقامی تبلیغ قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۷۵ منکہ ولی محمد ولد میاں عبدالکریم صاحب قوم کھیچی ۔پیشہ مزدوری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن نپڑی چیری ڈاک خانہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ایک کنال قطعہ زمین سکنی واقعہ محلہ دارالسعت قادیان دارالامان قیمتی -/۶۰۰ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں لیکن میرا گزارہ اپنی مزدوری پر ہے ۔جس کا اندازہ مبلغ بیس روپے ماہوار ہے ۔میں اپنی آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔العبد ولی محمد بقلم خود ۔گواہ شد محمد الدین موصی ۴۳۰۹ گواہ شد چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۴۲۲ منکہ محمد طفیل احمد ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ دکانداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔میری موجودہ جائیداد نقد -/۲۵۰ روپے ہے اور میری ماہوار آمد -/۱۵ روپے ہے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔بعض کی ہستی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا ۔العبد:۔ محمد طفیل احمد بقلم خود موصی گواہ شد چوہدری غلام قادر موصی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اوکاڑہ ۔گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۹۲ منکہ حاکم بی بی بیوہ چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم قوم جٹ کھوکر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چک ۲۹۱ دہیر آبادی ڈاک خانہ مومن ضلع شیخوپورہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔میری موجودہ جائیداد حق مہر ۳۲ اور ۲۶۸ نقد اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔الامۃ حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ۔گواہ شد چوہدری علم الدین اسسٹنٹ پریذیڈنٹ ۔گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۸۳۷۴ منکہ ہدایت بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد قوم جٹ دہیڑ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چک ۲۹۱ آبادی دہیڑ ڈاک خانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔لونگ طلائی نصف تولہ ۔بوہڑ طلائی ایک تولہ ۔حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے نقد مبلغ -/۱۶۳ روپے اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔نیز جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو ۔اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔الامۃ ہدایت بیگم موصیہ نشان انگوٹھا ۔گواہ شد ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انگریزی تبلیغی لٹریچر

The Teachings of Islam. حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ ۱۲ آنے فی نسخہ

Jesus in India. حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ قیمت ۱۲ آنے فی نسخہ۔

A Present to His Royal Highness The Prince of Wales. حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف تحفہ شہزادہ ویلز انگریزی قیمت ۱۲ آنے فی نسخہ

Why I believe in Islam. حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا براڈ کاسٹ لیکچر قیمت ۲ ر فی نسخہ۔

An out Line of the Ahmadiyya Community - By R.A Arshad قیمت ۲ ر فی نسخہ

نوٹ:۔ تمام کتابیں $\frac{20\times30}{16}$ سائز پر ہیں ۔کاغذ نہایت اعلیٰ اور طباعت دیدہ زیب ہے۔ محصول ڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہوگا ۔ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان (پنجاب)

ضرورت رشتہ

میرے دو چھوٹے بھائیوں کے لئے جو خواندہ ہیں ۔ان کی عمریں ۱۹ و ۲۲ سال ہیں ۔ایک کاشتکاری کرتا ہے دوسرا فوج میں ملازم ہے ۔گزارہ کے لئے زمین ضلع گوجرانوالہ میں ہے

رشتوں کی ضرورت ہے

خط و کتابت اس پتہ پر ہو

غلام احمد انچارج واٹر ورکس نمبر ۱ محمد آباد

ڈاک خانہ ٹاہلی ہے ریلوے

ضلع تھرپارکر سندھ

بے حد مفید

چار شیشیاں اور بھیجئے

جناب خان محمد صاحب ۲۰ آدم علی کراچی سے لکھتے ہیں کہ میں بہت برسوں سے آپکا **موتی سرمہ** استعمال کر رہا ہوں ۔اور اسے بے حد مفید پا رہا ہوں ۔براہ کرم بدین خط ہذا **موتی سرمہ** کی چار شیشیاں بذریعہ وی ۔پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے ۔

دنیا مان گئی ہے کہ ضعف بصر ۔ککرے ۔جلن پھولا ۔جالا ۔خارش چشم ۔پانی بہنا ۔دھند ۔غبار ۔بڑبال ۔ناخونہ کو ہانجنی ۔رتوندا ۔(شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ۔جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمے کا استعمال رکھتے ہیں ۔وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں ۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز ۔نور بلڈنگ قادیان پنجاب

تعمیر مکانات کے متعلق ضروری امور قابل غور

۱ ۔احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں ۔جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے ۔وہ ختم ہو جاتا ہے ۔اور تکمیل مکان کے لئے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

۲ ۔اس قباحت سے بچنے کے لئے **رفیق اینڈ کو** نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے پیش نظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے ۔

۳ ۔مکان صحت افزا ہوادار اور کفایت شعاری کے اصولوں پر تیار ہوگا ۔ ۴ ۔مشورہ مفت ہوگا ۔

۵ ۔نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اجرت لی جاوے گی ۔

۶ ۔جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے ۔یہ کام واجبی کمیشن پر کیا جائے گا ۔

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی خاندان کی دو پیدائشی نابینا لڑکیوں کے لئے برسر روزگار رشتوں کی ضرورت ہے دونوں لڑکیاں بفضلہ تعالیٰ حافظ قرآن ہیں ۔اپنا کام کاج خود کر سکتی ہیں ۔آنکھیں بظاہر بالکل ٹھیک ہیں ۔لیکن بینائی نہیں ہے ۔خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمائیں ۔

م ۔معرفت

منیجر روزانہ الفضل قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے یہ دوائی

فضل الٰہی

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا ——

قیمت مکمل کورس سولہ روپے ۔ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۹ر جولائی۔ برطانیہ اور امریکہ کے ہوائی جہازوں نے اپنے جنگی جہازوں سے اڑ کر گوام اور کوریا کے درمیان جاپان کے اندرونی سمندر پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے دشمن کے دو بڑے جنگی جہازوں اور دو کروزروں کو آگ لگ گئی۔ ایک جہاز لے جانے والے بڑے جنگی جہاز کو نشانہ بنایا۔ ۳ سب میرین بھی ڈوب گئیں۔ اور دوسرے کئی جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ ایک بحری نامہ نگار نے خبر دی۔ کہ تیسرے بحری بیڑے کے جہاز اس قدر جاپان کے قریب پہنچ گئے۔ کہ فاصلہ ایک سو میل سے بھی کم رہ گیا تھا۔ دشمن کے تیل لے جانے والے ایک بڑے جہاز کو ڈبو دیا گیا۔ جاپانی جہازوں نے بہت کم مقابلہ کیا۔ جنرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ کورے کی بندرگاہ میں ایک بہت بڑا جہاز خشکی پر چڑھ گیا۔ دشمن کے ۱۳۱ جہاز زمین پر ہی برباد کر دیئے گئے۔

واشنگٹن ۲۹ر جولائی۔ کل ۶۰۰ بھاری امریکن بمباروں نے جاپان کے چھ بڑے شہروں پر سخت بمباری کی۔ یہ شہر ان بارہ میں سے ہیں۔ جن کو برباد کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس حملہ میں ۳½ ہزار ٹن کے آگن بم گرائے گئے۔ کوریا سے لیکر خاص جاپان کے اندرونی سمندر تک حملہ کیا گیا۔ جس سے دشمن کے ۹ جہاز ڈوب گئے۔ سائیگان پر بھی بم برسائے۔

پوٹسڈم ۲۹ر جولائی۔ کل ۳ بڑی حکومتوں کے قائم مقام نمائندوں کا جلسہ ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کانفرنس ۳۔۴ دن تک ختم ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۲۹ر جولائی۔ امریکن سینٹ نے اتحادی قوموں کے چارٹر کو منظور کر لیا ہے۔ یہ وہ چارٹر ہے۔ جو سان فرانسسکو میں مختلف حکومتوں کے نمائندوں نے تیار کیا۔

چنکنگ ۲۹ر جولائی۔ چینی فوجوں نے کوئیلن کے شہر پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک سال ہوا۔ جاپانیوں نے اس شہر کو چھین لیا تھا۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ اب جبکہ برطانیہ کے جنرل انتخابات کا اعلان ہو گیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کی عارضی گورنمنٹ کے کم از کم ۲۶ وزیروں کو شکست ہوئی ہے۔ ان میں سے ۵ کو برطانوی کیبنٹ میں عہدے حاصل تھے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ ہاؤس آف کامنز کی ۶۴۰ نشستوں میں سے ۶۲۷ کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ چرچل کے حامی ۲۱۰۔ مخالف ۴۱۷۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ مسٹر چرچل اپنی پارٹی کی شکست خود ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ کے ایک کمرہ میں بیٹھے دیکھتے رہے۔ آپ یہاں پانچ سال تک بطور وزیر رہے۔ ٹیلی پرنٹروں کی قطاروں پر شکست کے بعد شکست کی خبریں آ رہی تھیں۔ مسٹر چرچل نے چائے پینے کے لئے بھی اپنا کمرہ نہیں چھوڑا۔ آپ کے ریفرشمنٹ کے لئے وہیں سامان لایا گیا۔ اور ان کا لنچ اور دوسرے کھانے ان کو مشین کے نزدیک ان کے ڈسک پر پہنچائے گئے۔ اس سڑک پر جہاں کہ عام طور پر خاموشی چھائی رہتی ہے۔ ہجوم نے جو زیادہ تر کنزرویٹو تھا۔ رستہ روک رکھا تھا۔ فضا نہایت سنجیدگی سے بھری ہوئی تھی۔ دوسری طرف ٹرانسپورٹ ہاؤس میں جو لیبر پارٹی کا مرکزی مقام ہے۔ خبریں آنے پر نہایت جوش و خروش سے خوشی کے مظاہرے کئے جاتے رہے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ پیرس ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ سر آغا خاں نے اس ڈر کے مارے کہ ہندوستان پر جاپان کا حملہ ہونے والا ہے۔ ہزار ہا سیر وزنی سونا سوئٹزرلینڈ میں منتقل کر دیا تھا۔ چھپے لئے جاتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص کے قبضہ سے چار ہزار سیر سونا برآمد ہوا۔ جو بہت سی لاریوں میں تھا۔ مزید تحقیقات کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ برطانوی انتخابات کے نتائج نے ایسے ایسے کنزرویٹو امیدواروں کو ناکام بنا دیا ہے۔ جو سالہا سال سے پارلیمنٹ کے ممبر بنے چلے آ رہے تھے۔ اور جن کی کامیابی ضروری خیال کی جاتی تھی۔ انگلستان کے قومی ہیرو مسٹر چرچل کے مقابلہ میں ایک گمنام کسان مسٹر الیگزینڈر ہینکاک کھڑا ہوا۔ اور وہ اتنی زبردست شخصیت کے مقابلہ میں دس ہزار ووٹ لے گیا۔ کنزرویٹو وزیروں میں سے مسٹر انتھنی ایڈن وزیر خارجہ اور مسٹر آلیور سٹینلے کولونیل سکرٹری کامیاب ہوئے۔

کلکتہ ۲۹ر جولائی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ بنگال میں تمام انتخابات غالباً اگلے نومبر میں ہونگے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ گو سارے ہندوستان میں بیک وقت انتخابات نومبر میں نہیں ہو سکیں گے۔ مگر بنگال میں عام انتخابات ممکنات میں سے ہیں۔ ان حلقوں کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ مستقبل قریب میں کسی وزارت بنائے جانے کا کوئی امکان نہیں۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ مسٹر اٹیلی نے مسٹر ونسٹن چرچل سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے ہمراہ برلن جائیں۔ مگر اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر چرچل نے ان کے ہمراہ جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر اٹیلی کو فیصلوں کے متعلق آزاد چھوڑنا چاہتے ہیں۔

کانڈی ۲۹ر جولائی۔ برما کی لڑائی میں اس سے پہلے کسی ہفتہ میں اتنے جاپانی نہیں مارے گئے۔ جتنے کہ پیگو سے نکل کر ستیانگ دریا کے پار کرنے کی کوشش میں گذشتہ ہفتہ مارے گئے ہیں۔ اس وقت تک پانچ ہزار جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ ۵½ سو کے قریب جاپانیوں کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۹ر جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ جاپان کے وزیر اعظم نے اتحادیوں کے الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے۔ جس میں جاپان کو ہتھیار ڈال دینے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے۔ کہ جاپان ان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو گا۔ اور آخر دم تک جنگ جاری رکھے گا۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ مسٹر چرچل نے ایک الوداعی پیغام میں کہا۔ کہ انتخابات کے نتائج کے نتیجہ کے طور پر میں وزارت عظمیٰ کا چارج دے رہا ہوں۔ اور اب میں برطانوی عوام سے جن کی میں اس نازک دور میں حتی المقدور خدمت کرتا رہا ہوں۔ صرف یہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے جو امداد مجھے دی۔ اور ہر مرحلہ پر میری جو حمایت کی۔ اس کے لئے میں تہ دل سے شاکر ہوں۔ میں پبلک کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ اور عوام مجھ سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آتے رہے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ برطانوی اخبارات نے عام انتخابات کے نتیجہ کے نتائج پر اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ میں خاموش انقلاب ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ مسٹر چرچل کی ایک پارٹی کی ناکامی کے بعد اس مطلب کی غیر مصدقہ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ مسٹر چرچل اپنی ہاؤس آف کامنز کی نشست سے مستعفی ہو جائینگے۔

لاہور ۲۹ر جولائی۔ لالہ خوشحال چند پریذیڈنٹ آریہ پراونشنگ سبھا نے وائسرائے کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ وہ مداخلت کر کے ستیارتھ پرکاش پر سندھ گورنمنٹ کی پابندی دور کرا دیں۔

سری نگر ۲۹ر جولائی۔ نیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے لئے شیخ محمد عبد اللہ کو دوبارہ پریذیڈنٹ چنا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ حکومت ہند کی مابعد جنگ کی ترقی و توسیع کی سکیم کے ماتحت ۱½ سو ہندوستانی طلباء برطانیہ بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ طلباء ماہ اکتوبر میں برطانیہ پہنچ جائینگے۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی دار العوام کی قریبی عمارت میں گئے۔ جہاں انہوں نے نئی گورنمنٹ بنانے کا کام شروع کر دیا۔ مسٹر ارنسٹ بیون اور مسٹر ہربرٹ مارلیسن نے بھی گورنمنٹ بنانے میں مسٹر اٹیلی کا ہاتھ بٹایا۔ مسٹر چرچل کی ۵ سالہ وزارت کل ختم ہو گئی۔ جبکہ دو کاریں شاہی محل کے دروازہ سے گذریں۔ ان میں ایک بڑی کار تھی۔ جس میں مسٹر چرچل سوار تھے۔ جب مسٹر چرچل اپنا استعفیٰ پیش کر چکے۔ تو ایک دوسری چھوٹی کار شاہی محل میں داخل ہوئی۔ اس کار میں مسٹر اٹیلی تھے۔ ملک معظم نے اپنی نئی گورنمنٹ بنانے کا کام ان کو سونپ دیا۔

دہلی ۲۹ر ڈاکٹر عبد الحق سیکرٹری انجمن ترقی اردو کی ایک مبسوط ڈکشنری مرتب کر رہے ہیں جو ایک ایک ہزار صفحوں کے آٹھ حصوں پر مشتمل ہو گی۔ ہر ایک لفظ کے آگے یہ تشریح ہو گی۔ کہ وہ کس زبان کا ہے۔ جلد اول جو صرف الف سے شروع ہونے والے الفاظ پر مشتمل ہے۔ جلد شائع ہو جائیگی۔

ماندلیانوالہ منڈی۔ ۲۹ر جولائی۔ گندم دڑہ ۸/۱۳/۰ گندم فارم چالو ۸/۱۵/۰ روپے گندم ۵۹۱ درجہ اول ۹/۲/۰ [illegible] ۱۲/۲/۷ [illegible] ۷/۱۲/۷ چنے ۵/۸/۰ [illegible] ۱۵/۱ سرسوں ۱۳/۸ [illegible]

۳۱ر جولائی کو صبح آٹھ بجے سے مویشیوں کو ریلوے سٹیشن کے نزدیک ٹیکہ لگایا جائے گا۔